احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۴۸ | بدھ -۲۵- محرم -۱۴۱۵ھ '۶- وفا ۱۳۷۳ ھش' ۶- جولائی ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا کسی کا عیب بیان کیا اور اس نے سن لیا وہ بغض و کینہ میں بھی اور بڑھ گیا۔ پس کیا فائدہ ہوا۔ بعض لوگ بہت نیک ہوتے ہیں اور نیکی کے جوش میں سخت گیر ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ایسی طرز میں کرتے ہیں کہ گناہ کرنے والا پہلے تو گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا تھا پھر جھنجھلا کر کہہ دیتا ہے کہ جاؤ ہم یونہی کریں گے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد طبیعت گناہ سے متنفر ہو جاتی ہے۔ یہ بات آسانی اور صفائی سے سمجھ میں آسکتی ہے دیکھو سنکھیا ہے یا اور زہریں ہیں یا بعض زہریلے جانور ہیں۔ انسان ان سے کیوں ڈرتا ہے؟ صرف اس لئے کہ تجربہ نے بتادیا ہے کہ اس درجہ پر یہ زہر ہلاک کر دیتے ہیں۔ بہتوں کو زہر کھا کر ہلاک ہوتے دیکھا ہے' اسی لئے طبیعت اس طرف نہیں جاسکتی' بلکہ ڈرتی ہے۔ جبکہ یہ بات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ قسم قسم کے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ یہانتک کہ اگر راستہ میں ایک پیسہ پڑا ہوا ہو تو جھک کر اس کو اٹھا لے گا" حالانکہ تھوڑے سے اعلان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ پیسہ کس کا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص ۴۶۵)

خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنے سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ کے ہم پر بہت ہی فضل اور احسان ہیں۔ انسان اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں۔ نعمتوں اور احسانوں کو گننا اور یاد کرنا شروع کرے تو اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی بڑی لہر جوش مارتی ہے جس قدر دنیا میں قربانیاں اور فدائیت کا اظہار ہو رہا ہے اس کی بنا تمام کی تمام محبت پر ہی ہے۔ ایک چیز سے جب انسان کو محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس کے لئے اپنی جان اپنا مال اور اپنی عزت کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اپنے عزیزوں اپنے دوستوں اور اپنے وطن کی پرواہ نہیں کرتا اور جس قدر انسان کو کسی چیز سے محبت ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر وہ اس محبت والی چیز کے لئے دوسری چیزوں کو قربان کرتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جس قدر احسان اپنے بندوں پر ہیں ان کو سوچ کر اگر انسان اپنے دل کی اصلاح کرنا چاہے تو بہت کچھ کر سکتا ہے۔ ہر ایک انسان اگر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھے تو اس کو اپنے اوپر اس قدر فضل اور احسان نظر آئیں کہ باقی سب لوگوں سے وہ انہیں بڑھ کر پائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا عجیب معاملہ ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے جن لوگوں کا تعلق تھا۔ ان میں سے ہر ایک یہی خیال کرتا تھا کہ سب سے زیادہ آپ کا مجھ سے ہی تعلق ہے۔ خدا سے تعلق رکھنے والے بندوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ وہ محبت' وہ پیار کرتے ہیں اور احسان اور انعام اپنے اوپر دیکھ کر یہ گمان ہی نہیں کر سکتے کہ ہم سے زیادہ کسی اور پر بھی خدا کے فضل ہیں بلکہ ہر ایک یہی خیال کرتا ہے کہ مجھ پر ہی سب سے زیادہ خدا کے انعام و اکرام ہیں۔ غرضیکہ اگر انسان خدا تعالیٰ کے احسانوں اور انعاموں کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں محبت کی ایسی لہر جوش مارتی ہے جو اسے بڑی بڑی قربانیوں کے لئے آمادہ کر دیتی ہے۔

(از خطبہ جمعہ ۹- اپریل ۱۹۱۵ء)

نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۱- اگست کو ہو گا

○ ۱- جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱- اگست بروز اتوار بوقت ۷ بجے صبح ہو گا۔ امیدواران کی طرف سے نتیجہ امتحان میٹرک کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ لہٰذا جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان کی جلد اطلاع دیں۔

۲- قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

۳- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن پاس (۴۵ فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ یا اس سے کم ہو۔ ایف اے پاس کے لئے ۱۸ سال کی حد مقرر ہے۔

۴- درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

احمدی طلبہ متوجہ ہوں

○ جن احمدی طلبہ کو امسال مائنز ٹریننگ سنٹر کٹاس چوآسیدن شاہ ضلع چکوال میں داخلہ ملا ہو وہ مزید تعلیمی راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

احباب کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغاسیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۶- وفا ۱۳۷۳ ہش ۶- جولائی ۱۹۹۴ء

ہمارا مقدر - ترقی

دنیا میں آگے بڑھنا اور ترقی کرنا کسی قوم کی اجارہ داری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سچی محنت کا پھل دیتا ہے۔ اور پھل دینے میں وہ اس بات کا بھی امتیاز نہیں کرتا کہ جسے پھل دیا جا رہا ہے وہ ایمان لانے والوں میں شامل ہے یا نہیں۔ کوئی مشوک ہو۔ کافر ہو۔ ایمان لانے والا ہو اگر وہ سچی محنت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس کی محنت کا اسے پھل دیتا ہے۔ اور چونکہ یہ پھل اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس لئے کوئی انسانی طاقت۔ انفرادی یا اجتماعی۔ اس پھل کو روک نہیں سکتی۔ ایک وقت تھا کہ حضرت امام جماعت الثانی فرمایا کرتے تھے کہ کھیتوں میں سے گذرتے ہوئے یہ بتا سکتا ہوں کہ کونسا کھیت کسی سکھ کا ہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ سکھ محنت کرنے والی قوم ہے۔ محنت سے فصل اگاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس محنت کا پھل دیتا ہے چنانچہ جو کھیت زیادہ سرسبز ہے وہ عام طور پر کسی سکھ ہی کا ہوتا تھا۔

آگے بڑھنے کے لئے اور ترقی حاصل کرنے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ دل لگا کر محنت کی جائے تو اللہ تعالیٰ سے پھل کی امید رکھی جاتی ہے اور پھل ملتا بھی ہے۔ احمدیہ جماعت ایک آگے بڑھنے والی اور ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اور ہمارا دعویٰ یہ بھی ہے کہ دنیا بھر کو آگے بڑھنا سکھائیں گے اور اس دنیا کو جنت نظیر بنادیں گے۔ یہ سب کچھ محنت پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل تو ایک لازمی بات ہے ہم اس وقت صرف انسانی کوششوں کے پہلو کو سامنے رکھ کر بات کر رہے ہیں۔ ہماری جماعت محنت سے کام کرتی ہے اور لگن سے اپنی کوشش کو بار آور کرتی ہے۔ کوئی ترقی ایسی نہیں جو ہماری پہنچ سے دور ہو۔ کوئی مقام ایسا نہیں جو ہم حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ چنانچہ ہم نے (ہم میں سے ایک فرد نے) اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت بھی کی ہے اور عالمی عدالت کی صدارت کے عہدہ کو رونق بخشی ہے۔ ہم میں سے ایک فرد نے اپنی ذہانت اور اپنی کوششوں سے نوبل انعام بھی حاصل کیا ہے۔ اور پاکستان میں یہ ایک ہی فرد ہیں جنہیں اس انعام سے نوازا گیا ہے۔ اسی طرح اگر زندگی کے دیگر شعبوں کی طرف نظر دوڑائیں تو ہم نے ترقی کے جھنڈے گاڑے۔ نہ آج تک کوئی ہماری راہ میں روک بن سکا اور نہ آئندہ کوئی ہمارے آڑے آئے گا۔

جب ہم اپنی جماعت کو اور جماعت کے افراد کی ترقی کو دیکھتے ہیں تو یہ بات بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے کہ کوئی احمدی یہ نہیں کر سکتا یا وہ نہیں کر سکتا۔ یہ نہیں بن سکتا یا وہ نہیں بن سکتا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ ہم ترقی کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے۔ انگریزی میں کہتے ہیں "آسمان آخری حد ہے" پس حوصلہ اور ہمت کے ساتھ آگے بڑھئے اور آگے بڑھتے رہئے۔

آپ لکھتے ہیں بہت آسان ہے لکھنا، مگر
کس طرح چھپتے ہیں یہ مضمون مجھ سے پوچھئے
کس طرح دلدوز ہو جاتی ہے سعیٔ ناتمام
آنکھ ٹپکاتی ہے کیونکر خون، مجھ سے پوچھئے

ابوالاقبال

صبرِ جمیل

شان دِکھلا گئے جس صبر کی مردانِ جلیل
سُن کے "بُہتان" دکھا تُو بھی وہی صبرِ جمیل

لوگ سمجھیں گے تو سمجھیں یہ خطا کا ہے ثبوت
تُم سمجھ لو کہ ہے سو بات کی اک بات "سکوت"

شعلہ جو دِل میں بھڑکتا ہے دبا دو اس کو
جھوٹ پر آگ جو لگتی ہے بُجھا دو اس کو

صبر کی شان کچھ اس طرح نمایاں ہو جائے
آپ سے آپ ہی دُشمن بھی ہراساں ہو جائے

آج جو تلخ ہے بیشک وُہی کل شیریں ہے
سچ کسی نے ہے کہا "صبر کا پھل شیریں ہے"

کیا یہ بہتر نہیں مولا ترا ناصر ہو جائے
نامرادیٔ عدُو خلق پہ ظاہر ہو جائے

صبر کر صبر کہ اللہ کی نصرت آئے
تیری کچلی ہوئی غیرت پہ وہ غیرت کھائے

وُہ لڑے تیرے لئے اور تُو آزاد رہے
خُوب نُکتہ ہے یہ اللہ کرے یاد رہے

لبِ خاموش کی خاطر وُہی لب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خُدا بولتا ہے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طلباء کو زرّیں ہدایات

یکم مارچ ۱۹۵۴ء کو بعد نماز عصر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جماعت نہم کے طلباء نے میٹرک کے امتحان میں شمولیت اختیار کرنے والے طلباء کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ جس میں بزرگان جماعت اور سلسلہ کے بہت سے اکابر شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ازراہ کرم و ذرہ نوازی علالت طبع کے باوجود اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ اور طلباء کو زریں ارشادات اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔

"ہمارا سکول اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے طلباء کو

دین کی تعلیم دی جائے (--) اور اسی غرض کے ماتحت طلباء کو یہاں تعلیم دی جاتی ہے۔ پس مقدم چیز یہی ہے کہ جو لڑکے باہر سے یہاں آتے ہیں وہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں۔ پھر اس کے مطالب کو سمجھیں اور دین حق کی زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ جب وہ تعلیم سے فارغ ہو کر باہر جائیں تو لوگ محسوس کریں کہ انہوں نے دین کو اچھی طرح سمجھا ہے اور اس کے سیکھنے کی کوشش کی ہے۔ یوں اگر دین کی وسعت کو دیکھا جائے تو اس کی کوئی حد نہیں بلکہ دنیا کی کسی چیز کو لے لو۔ دنیا کی مٹی کو لے لو۔ پانی کو لے لو۔ آج تک مٹی اور پانی کے نئے نئے خواص نکلتے چلے آرہے ہیں۔ ہائیڈروجن بم انہی مٹیوں اور پانیوں سے نکالا گیا ہے اور دنیا حیران ہے کہ کیسی خطرناک چیز ایجاد ہوئی ہے۔ لیکن جہاں ان اشیاء کی باریکیاں ختم ہونے میں نہیں آتیں اور ان کے نئے سے نئے خواص نکلتے چلے آرہے ہیں وہاں جب تک سائنس کی تحقیق نہیں ہوئی تھی تب بھی لوگ دریاؤں سے ویسا ہی مزا اٹھاتے تھے جیسے آج اٹھا رہے ہیں بے شک انہوں نے سائنس نہیں پڑھی تھی لیکن کیا وہ پہاڑوں کو دیکھ کر لطف نہیں اٹھاتے تھے۔ کیا وہ دریاؤں کو دیکھ کر لطف نہیں اٹھاتے تھے۔ کیا وہ صحراؤں کو دیکھ کر لطف نہیں اٹھاتے تھے خدا نے

دنیا کو بنایا ہی ایسا ہے کہ ہر علم اور ہر ملک کا انسان اس سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ مثلاً زمین پر گھاس پھونس ہے۔ درخت ہیں۔ پہاڑ ہیں۔ دریا ہیں اور اسی طرح اور ہزاروں ہزار چیزیں ہیں۔ اب بغیر اس کے کہ ایک شخص جانتا ہو کہ بارشیں کیوں ہوتی ہیں بیجوں کے اندر کیا کیا قابلیتیں ہوتی ہیں۔ زمین کے اندر کیا کیا خاصیتیں ہیں۔ پہاڑوں کے کیا کام ہیں۔ دریاؤں کے کیا فوائد ہیں۔ ایک جاہل سے جاہل انسان بھی ان کو دیکھتا ہے۔ تو لطف حاصل کرتا ہے۔ ایک گونگا اور بہرہ انسان بھی دیکھتا ہے تو ہی ہا ہا کرنے لگ جاتا ہے۔ غرض کم سے کم علم والا بھی اس سے مزہ حاصل کرتا ہے۔ اور بڑے سے بڑے علم والا بھی اس سے مزا حاصل کرتا ہے۔

یہی حال قرآن کریم کا ہے اس میں جو باریکیاں مخفی ہیں ان کو تو جاننے والے جانتے ہی ہیں۔ لیکن کم سے کم علم والا بھی قرآن کریم سے اسی طرح لطف حاصل کر سکتا ہے جس طرح ایک کم سے کم علم والا جو سائنس کا ایک حرف بھی نہیں جانتا' قدرت کے مناظر کو دیکھ کر لطف حاصل کر لیتا ہے۔ پس اگر تم معمولی توجہ سے بھی قرآن کریم پڑھو اور اس پر غور کرو۔ تو جتنی عقل تمہارے اندر پائی جاتی ہے۔ اس کے مطابق تمہیں اس کے اندر ایسی خوبیاں نظر آجائیں گی۔ کہ تم اس کے باریک حسن کو جانے بغیر ہی اس سے لذت آشنا ہو جاؤ گے۔ قصہ مشہور ہے کہ دو فلاسفر تھے۔ جن کی آپس میں بحث شروع ہو گئی ایک دلائل دیتا کہ خدا ہے۔ اور دوسرا کہتا کہ خدا نہیں۔ آخر یہ بحث یہی ہو گئی۔ جو فلاسفر یہ کہتا تھا کہ خدا نہیں۔ وہ کہتا کہ

خدا کا عقیدہ تم نے خود ایجاد کیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اسے لوگوں پر ٹھونس دیا ہے۔ ورنہ جو چیز نظر ہی نہیں آتی۔ اسے کوئی مان کس طرح سکتا ہے۔ پہلے تم نے خود ایک خدا ایجاد کیا۔ اور پھر تم نے لوگوں سے کہا۔ کہ اسے تسلیم کرو۔ ورنہ خالی عقل اس خیال پر کبھی نہیں پہنچ سکتی۔ کہ اس دنیا کا کوئی خدا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ خالی عقل اس عقیدہ پر پہنچ سکتی ہے یا نہیں اس کے پہچاننے کا طریق یہ ہے۔ کہ یہی بات ہم کسی جنگلی آدمی سے پوچھ لیتے ہیں۔ اگر تو وہ کہے گا کہ اس دنیا کا کوئی خدا ہے۔ تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ عقیدہ ایسا ہے جسے

فطرت تسلیم کرتی ہے اور اگر وہ کہے گا۔ کہ مجھے کیا پتہ یہ بات تو پڑھے لکھے جانتے ہیں۔ تو پتہ لگ جائے گا۔ کہ یہ عقیدہ پڑھے لکھے لوگوں کی ایجاد ہے۔ فطرت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ایک جانگلی کے پاس گئے۔ وہ اس وقت اونٹ پر گھاس لاد رہا تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ کہ میاں ہم تم سے ایک بات پوچھنا چاہتے ہیں۔ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ اس دنیا کا کوئی خدا ہے یا نہیں وہ ہنس کر کہنے لگا۔ کہ خدا نہیں تو کیا ہے؟ انہوں نے کہا کوئی ثبوت؟ وہ کہنے لگا ارے میاں جنگل میں لید پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہاں سے گدھا گزرا ہے۔ مینگنی پڑی ہوئی ہوتی ہے تو میں کہتا ہوں یہاں سے بکری گزری ہے کیا

اتنی بڑی زمین اور آسمان کو دیکھ کر میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس دنیا کو بھی کسی نے بنایا ہے۔ اب دیکھو ہستی باری تعالیٰ کے جو باریک دلائل ہیں۔ ان کا اسے کوئی علم نہیں تھا۔ مگر چونکہ یہ چیز انسانی فطرت میں داخل تھی اس لئے اس نے کہا کہ ایک چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھ کر ہم کہتے ہیں کہ یہ بلاوجہ نہیں تو پھر ہم زمین اور آسمان کو دیکھ کر کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں۔ بے شک یہ ایک نامکمل دلیل ہے جب تم فلسفہ پڑھو گے۔ تو تم دیکھو گے کہ اس دلیل پر اعتراض کرنے والا اعتراض کرے گا اور کہے گا کہ یہ دلیل غلط ہے۔ لیکن اس شخص کے لئے

یہ دلیل بالکل کافی تھی اور وہ حیران تھا کہ کیا کوئی ایسا بیوقوف بھی ہو سکتا ہے جو کہے کہ اتنی بڑی دنیا کا کوئی خدا نہیں۔ اگر لید اور مینگنیوں کو دیکھ کر اونٹ اور گھوڑے اور بکری کا خیال آسکتا ہے۔ تو زمین و آسمان کو دیکھ کر خدا کا انکار کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ جس طرح اس بدوی نے اپنی عقل کے مطابق خدا تعالیٰ کے وجود کو دیکھا اور سمجھا اسی طرح قرآن کریم کے بھی مختلف پردے ہیں۔ اور ہر انسان اپنی عقل کے مطابق اس کو سمجھ لیتا ہے۔ ایک جاہل آدمی اپنے علم کے مطابق اور ایک عالم شخص اپنے علم کے مطابق یہ کہنا کہ انسان کو خدا کی راہنمائی کی کیا ضرورت ہے۔ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ سائنس میں سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ سائنس نام ہی اس چیز کا ہے کہ انسان مٹی پر غور کرکے پانی پر غور کرکے ہوا پر غور کرکے گرمی اور سردی پر غور کرکے مختلف نتائج اخذ کرے۔ اور ان کی روشنی میں

اپنے علم اور تجربہ کو ترقی دے اگر وہ کہے کہ مجھے پانی کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے مٹی پر غور کرنے کی کیا ضرورت ہے مجھے ہواؤں کے متعلق کسی سوچ بچار کی کیا حاجت ہے۔ میں کیوں سوچوں کہ سردی کیوں آتی ہے اور گرمی کیوں بڑھتی ہے۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس کے نتیجہ میں کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ وہ جس طرح جاہل تھا۔ اسی طرح جاہل رہے گا۔ اسی طرح یہ کہنا کہ خدا کی راہنمائی کی کیا ضرورت ہے۔ یہ بھی ویسی ہی جاہلانہ بات ہے جیسے یہ بات کہ مجھے مٹی اور پانی اور ہوا اور گرمی اور سردی پر غور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو چیز درون پردہ ہو جب تک وہ آپ ہمیں آواز نہ دے اور آپ اپنے متعلق راہنمائی نہ کرے ہمیں باہر سے اس کے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ فرض کرو ایک مکان کا دروازہ اندر سے بند ہے اور تمہیں معلوم نہیں کہ اس کے اندر کون ہے۔ تو تمہیں اندر کا حال کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ جب تک اندر سے خود تمہارے کانوں میں کوئی آواز نہ آئے۔ فرض کرو اس مکان کے اندر بکری بندھی ہوئی ہے اور تم باہر کھڑے سلام کہہ رہے ہو (-) کیا میں اندر آجاؤں۔ اس پر اندر سے مَیں مَیں کی آواز آتی ہے۔ تو تم سمجھ جاتے ہو۔ کہ اندر کوئی بکری ہے آدمی نہیں۔ لیکن جب تک تمہیں آواز نہیں آتی ممکن ہے تم بار بار ادب کے ساتھ کہو کہ اجازت ہو تو اندر آجاؤں پس بکری کی آواز تمہیں حقیقت حال سے آگاہ کر دیتی ہے یا تم آواز دیتے ہو اور اندر سے کسی پردہ دار عورت کی آواز آجاتی ہے تو تم کہتے ہو کہ معاف کیجئے میں نے سمجھا تھا کہ صاحب خانہ اندر ہیں۔ تو جو چیز پس پردہ ہو۔ جب تک وہ خود آواز نہ دے ہمیں پتہ کس طرح لگ سکتا ہے۔ کہ وہ کون ہے اور

اس کی حقیقت کیا ہے اگر ہم اپنے قیاس سے اس کے متعلق کوئی فیصلہ کریں گے تو وہ ویسی ہی بات ہوگی جیسے مشہور ہے کہ کسی شہر میں چار اندھے رہا کرتے تھے اتفاقاً ایک دن اس شہر میں ہاتھی آگیا۔ سینکڑوں آدمی اس کے دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ اندھوں نے شہر والوں سے کہا کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو سارا شہر دیکھ آیا ہے۔ اگر ہم نہ گئے تو لوگ کیا کہیں گے۔ چنانچہ کوئی شخص انہیں سہارا دے کر وہاں لے گیا۔ اب وہ دیکھ تو سکتے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا کہ چلو ہم ٹٹول کر ہی

معلوم کر لیتے ہیں کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک نے ہاتھ مارا تو وہ اس کی دم پر پڑا۔ دوسرے نے ہاتھ مارا تو کان پر پڑا۔ تیسرے نے ہاتھ مارا تو سونڈ پر پڑا۔ چوتھے نے ہاتھ مارا تو پیٹ پر پڑا۔ اس کے بعد وہ واپس آگئے اور پھر انہوں نے بیٹھ کر آپس میں ہاتھی کے متعلق باتیں شروع کر دیں ایک نے کہا کہ ہاتھی بس ایک لمبی سی چیز ہوتی ہے جس کے آگے تھوڑے سے بال ہوتے ہیں دوسرے

نے کہا کہ تم بالکل جھوٹ بولتے ہو ہاتھی تو ایسا ہوتا ہے۔ جیسے چھاج ہوتا ہے تیسرے نے کہا تم نے ہاتھی دیکھا ہی نہیں۔ وہ تو ڈھول کی طرح ہوتا ہے۔ چوتھے نے کہا کہ سب غلط کہتے ہو وہ تو ایک موٹی سی چکدار چیز ہوتی ہے اور کچھ بھی نہیں ہوتا (اس کا ہاتھ سونڈ پر پڑا تھا) یہ اختلاف اس لئے ہوا کہ انہوں بے دیکھے محض

قیاس سے ایک چیز کا اندازہ کیا تھا۔ اسی طرح جو چیز درون پردہ ہو اس کا پتہ باہر سے نہیں لگ سکتا۔ اگر کوئی پتہ لگانے کی کوشش کرے گا۔ تو وہ اندھوں کی طرح غلط نتیجہ پر ہی پہنچے گا۔ یہی حال خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی دینی تعلیموں کا ہے۔ یہ علم صرف خدا تعالیٰ کی کتاب سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور جو شخص اسے باہر سے سیکھنے یا سمجھنے کی کوشش کرتا ہے وہ ان اندھوں کی طرح ہوتا ہے جن میں سے کسی نے سونڈ پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے۔ کسی نے دم پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے۔ کسی نے پیٹ پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے۔ اور کسی نے کان پر ہاتھ مار کر سمجھ لیا تھا کہ میں نے ہاتھی دیکھ لیا ہے تمہیں (۔) ہائی سکول میں داخل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تم (دین حق) کو سمجھو۔ قرآن کو سمجھو (۔) اور ان کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرو اور عقل کا دامن اپنے ہاتھ سے کبھی نہ چھوڑو۔ یاد رکھو خدا عقل کا محتاج نہیں۔ لیکن عقل کو اس نے ہمارے علم کا ذریعہ بنایا ہے۔ جہاں تک خدا تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے وہ عقل کا خالق ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا نام دین حق میں عاقل نہیں آتا۔ عقل کے معنے ہوتے ہیں کسی چیز کو روکنا مثلاً میرے سامنے اس وقت پیالی پڑی ہے۔ میری نظر اس کے دائیں بھی پڑتی ہے اور بائیں بھی پڑتی ہے۔ لیکن سامنے آکر رک جاتی ہے۔ اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہاں کوئی چیز پڑی ہے۔ اگر میری نظر یہاں نہ رکے تو مجھے پیالی نظر نہ آئے۔ پس چونکہ ہم بغیر حد بندی کے کسی چیز کو محسوس نہیں کرتے۔ اس لئے ہمارے لئے

عقل کی ضرورت ہے لیکن خدا اشش جہت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ جہتوں سے ہر چیز کو دیکھتا ہے اس لئے اسے کسی روک اور حد بندی کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ ہمیں ضرورت ہے اس لئے وہ کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو عقل کے خلاف ہو۔ اگر وہ اس کے خلاف کرے تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے کسی گھر کو آگ لگ جائے۔ تو مالک مکان آگ کو بجھانے کی بجائے لوگوں کو پنکھے دے دے کہ وہ اور زیادہ

اس آگ کو بھڑکائیں یا ڈوبنے والے کو بچانے کی بجائے انسان اس کے سینہ پر پتھر رکھ دے جو شخص ڈوبنے والے کے سینہ پر پتھر رکھے گا وہ اسے ڈبو دے گا جو شخص آگ لگنے پر کسی کو پنکھے دے گا۔ وہ اس آگ کو بجھائے گا نہیں۔ بلکہ اسے اور زیادہ بھڑکائے گا۔ اسی طرح

کوئی عقل مند ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ کسی کو روٹی پکانے کے لئے کہے اور اسے لکڑی کی بجائے پانی دے دے۔ کوئی عقل مند ایسا نہیں کر سکتا۔ کہ وہ ڈوبتے کو بچانے کا حکم دے۔ اور اس کے سینہ پر پتھر رکھوا دے کوئی عقل مند ایسا نہیں کر سکتا۔ کہ وہ آگ بجھانے کا حکم دے اور ہاتھوں میں پنکھے پکڑوا دے۔ اسی طرح خدا بھی یہ نہیں کر سکتا۔ کہ وہ لوگوں کو حکم دے۔ کہ عقل استعمال نہ کرو۔ بیشک اس کو عقل کی ضرورت نہیں لیکن ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ اور چونکہ ہمیں عقل کی ضرورت ہے اس لئے وہ کوئی حکم ہمیں ایسا نہیں دے سکتا جو عقل کے خلاف ہو بعض

بے وقوف سائنسدان کہتے ہیں کہ ہم عقل سے خدا کو معلوم کر سکتے ہیں جیسے بعض (۔) یہ کہتے ہیں۔ کہ مذہب کا عقل سے کیا تعلق ہے۔ یہ دونوں بیوقوف ہیں۔ خدا کو ہم عقل سے دریافت نہیں کر سکتے۔ اور مذہب کو بغیر عقل کے ہم سمجھ نہیں سکتے۔ جس طرح دنیا کی تمام معقول باتوں کے سمجھنے کے لئے عقل کی ضرورت ہے اسی طرح مذہب کے سمجھنے کے لئے بھی عقل استعمال کی جاتی ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کوئی انسان محض عقل سے خدا کو پا سکتا ہے۔ خدا کے پانے کے لئے

مذہب ہمارا رہنما ہے اور مذہب کے سمجھنے کے لئے عقل کا پاسبان ضروری ہے۔ ان دونوں حدوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تم دینی تعلیم کے حصول کی کوشش کرو۔ خدا نے تمہیں موقع دیا ہے کہ تم اس دین کو جو کہ آخری اور کامل دین ہے سمجھو اور اسے لوگوں کے سامنے پیش کرو۔ اگر تم سچے دل سے اور اپنی پوری کوشش اور جدوجہد سے ایک مہینہ بھی قرآن کریم کو غور سے پڑھو۔ اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو۔ تو وہ خود بخود تمہاری رہنمائی کرنے لگ جائے گا اور تمہیں آپ ہی آپ نئے سے نئے رستے نظر آنے شروع ہو جائیں گے۔ پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے کہ "گھروں میں آیاں تے سنیے توں دینداایں" یعنی گھر سے تو میں آیا ہوں۔ اور پیغام تم دے رہے ہو۔ بالکل یہی بات خدا تعالیٰ کے متعلق کہی جا سکتی ہے جب کوئی شخص خدا سے ملنا چاہے۔ تو لازماً خدا ہی اسے بتا سکتا ہے کہ تم اس طرح مجھے مل سکتے ہو وہ خود بخود اس تک کس طرح پہنچ سکتا ہے پس وہ سائنسدان پاگل ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کو

اپنی عقل کے زور سے پا سکتے ہیں۔ خدا کو خدا کے ذریعہ ہی پایا جا سکتا ہے۔ اور خدا کی رہنمائی حاصل کرنے کا سب سے بڑا اور کامیاب ذریعہ یہی ہے۔ کہ انسان خدا کے کلام پر غور کرے۔ اسے سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

غرض تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے جو سامان پیدا کئے ہیں تمہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور

اپنے سکول کی اچھی روایات کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے افسوس ہے کہ طلباء جب سکول کی تعلیم سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ تو پھر وہ اپنے اس سکول سے تعلق قائم نہیں رکھتے۔ حالانکہ دوسروں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ علی گڑھ کو دیکھ لو۔ وہاں جن لوگوں نے تعلیم پائی ہے۔ وہ اب تک اپنے کالج کے نام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں آکر بھی ان کی یہ کوششیں جاری ہیں کہ یہاں ایک نیا علی گڑھ بنا دیا جائے تم کو بھی چاہئے کہ تم اس سکول سے اپنے تعلق کو قائم رکھو۔ ماں کے پیٹ سے جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو کیا بڑے ہو کر وہ اس تعلق کو بھلا دیتا ہے۔ جو اس کا اپنی ماں کے ساتھ تھا۔ اگر وہ اپنی ماں کو بھلا سکتا ہے تو تم بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم اپنے

سکول کے پرانے تعلق کو کیوں یاد رکھیں۔ لیکن اگر وہ نہیں بھلا سکتا اور اگر بھلاتا ہے تو لوگ اسے ملامت کرتے ہیں تو تمہیں بھی اس تعلق کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے جوں جوں تم دنیوی کاموں میں شمولیت اختیار کرو۔ اور تمہاری سمجھ زیادہ ہوتی چلی جائے تمہیں وہ سکول بھی یاد رکھنا چاہئے۔ جس نے بچپن میں علم کی بنیاد تمہارے دماغوں میں قائم کی تھی اور اپنے ان اساتذہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے جنہوں نے تمہیں علم سے آراستہ و پیراستہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس وقت سکول کے ہزاروں طالب علم مختلف مقامات پر کام کر رہے ہوں گے اگر ہر ایک کو اپنے سکول کا احساس ہوتا۔ تو سکول کی عمارتوں کے وہ حصے جو ابھی خالی پڑے ہیں۔ خالی نظر نہ آتے۔

علی گڑھ کالج کے طلباء ہر سال چھٹیوں پر جاتے ہیں اور ہزاروں روپیہ کالج کے لئے چندہ کر کے لے آتے ہیں اگر اس سکول کے طلباء بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور سکول کی ترقی کے لئے چندے بھجوائیں اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی تحریک کریں کہ وہ نئے لڑکے یہاں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ تو اس سکول کا معیار لازماً بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اس کی شہرت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اور جب کوئی کہے گا کہ میں ربوہ کے (۔) ہائی سکول کا طالب علم ہوں۔ تو سب لوگ کہیں گے کہ یہاں کے لڑکے بڑے ہوشیار ہوتے ہیں ہم بھی اپنے لڑکوں کو یہیں تعلیم کے لئے بھجوائیں گے لیکن اگر تم اس سکول کو بھول جاؤ۔ اور تمہاری زبان پر بھی نہ آئے کہ ہم اس سکول میں پڑھتے رہے ہیں اور (دین کی) تعلیم ہم نے وہیں سے سیکھی ہے تو کسی کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ

اس سکول کی کیا عظمت ہے پس جب تم یہاں سے جاؤ۔ تو اس امر کو یاد رکھو۔ کہ جب بھی کوئی موقعہ نکلے تو اس سکول کی عظمت کا ذکر کرو۔ اور بتاؤ کہ وہاں کس طرح دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور کس محنت اور توجہ کے ساتھ اخلاق سکھائے جاتے ہیں۔ پھر جب خدا تعالیٰ تمہیں کام کرنے کا موقع دے۔ تو تم اپنے اموال سے بھی

اس سکول کی مدد کرو اگر ایک لڑکا چار چار پانچ پانچ روپے بھی بھجوائے تو دس پندرہ ہزار روپیہ سالانہ چندہ آجاتا ہے۔ اس طرح دو چار سال میں ہی سکول کی بلڈنگ مکمل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد میں دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امتحان دینے والوں کو اچھے نمبروں پر کامیاب کرے اور جس غرض کے لئے انہوں نے تعلیم حاصل کی ہے۔ اس میں وہ پورے اتریں اور اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب زندگی عطا کرے اور انہیں ہمیشہ صحیح رستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(الفضل ۲۹۔ نومبر ۱۹۵۵ء)

بقیہ صفحہ ۵

جیلسی مینمGelsiminum یہ پیاس کے لئے ہے۔ پیاس نہ لگے تو ان کے لئے اور جہاں زیادہ لگتی ہے اس کی شدت کم کر دیتی ہے۔ یہ جہاں فائدہ دیتی ہے وہاں پیشاب کو بڑھا دیتی ہے۔ اور بڑھے ہوئے پیشاب کو مناسب کر دیتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا دواؤں کو ان کے نمایاں اثرات سے باندھنے کے بعد استعمال کریں۔ ضروری نہیں کہ انسانی بیماریاں سو فیصد کسی بیرونی دوا سے مشابہہ ہوں۔ بعض دفعہ اثرات مختلف ہوتے ہیں۔ ایسے میں مریض کی علامات تفصیل سے معلوم کریں۔ مزاج کی بنیادی صفات بھی معلوم ہونی ضروری ہیں۔ بیماری کی علامات کو بھی ہومیو پیتھک ادویہ ٹھیک کرتی ہیں اور برعکس علامات کو بھی ٹھیک کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۲۰

بچھو اور ڈنگوں کا علاج' یادداشت کی ادویہ اور دیگر ادویہ کا ذکر

ملیریا بخار کے اثرات دور کرنے کے لئے ادویہ کا استعمال

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہومیو پیتھی کی کلاس بتاریخ ۱۳- جون ۱۹۹۴ء میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۱۳- جون ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھی کلاس میں جن اہم ادویہ کا ذکر فرمایا وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

اینٹی مونیم کروڈ Antimonium Crudum

اصولی بات یہ یاد رکھنے والی ہے کہ اصل جس سے دوا بنائی گئی ہے اس کی اصلی علامات ضرور کسی نہ کسی رنگ میں برقرار رہتی ہیں- یہ دوا اینٹی مونیم کروڈ اینٹی منی سے بنی ہے- اس کی علامات میں معدے کی خرابی' متلی' پھیپھڑوں پر اثر' ناخنوں اور ناک کے کناروں پر اثر' ناک کے کنارے چھل جانا اور ہونٹ کے کنارے چھل جانا اور خشک اگزیما ہیں-

اینٹی مونیم کروڈ میں گرمی سے تکلیف ہوتی ہے- یہ گرم ہوا ایپس Apis میں بھی تکلیف دیتی ہے ایپس میں بھی بعض اوقات خون آتا ہے- انتڑیوں میں سوزش ایپس کی پہچان ہے- ہلبلی ور میں ہوتی ہیں- بہت سخت نہیں- اس کا گردے سے تعلق ہوتا ہے- بعض ڈاکٹر کہتے ہیں ڈنگ دار درد یں ہوتی ہیں- بچہ سوتے میں اچانک چیخ مارتا ہے- مطلب یہ ہے کہ مستقل ... نہیں- بعض بیماریوں میں ڈنگ دار درد پاؤں سے اٹھتی ہے- اس میں لیڈم Ledum اچھی دوا ہے- لیڈم کی خاص باتیں' پاؤں سے درد اٹھنی اور اوپر کی طرف جاتی ہے-

لیڈم کا حیرت انگیز اثر ایک دفعہ میری ایک مریضہ آئیں کہ ایڑی میں درد رہتا ہے اور بعض دفعہ اچانک شدید درد اٹھتی ہے- میں نے ان کو لیڈم دی- تین چار ماہ کے بعد ان کی ایڑی میں بڑا سخت زخم بن گیا- ڈاکٹر نے زخم صاف کیا- تو پتہ چلا کہ اندر ایک گندا زنگ آلود کیل تھا جو ڈاکٹر نے پکڑ کر نکال دیا- اس مریضہ سے پتہ چلا کہ کئی سال پہلے ان کی ایڑی میں ایک کیل چبھا تھا جو نکال دیا گیا تھا- اس کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر ایڑی کے اندر رہ گیا- حضرت صاحب نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ شروع میں کاسٹیکم Causticum بھی دی ہو-

حضرت صاحب نے فرمایا لیڈم میں تشنج بھی پایا جاتا ہے- ٹیٹنس Tetnus کے نتیجے میں بھی تشنج پایا جاتا ہے کینٹ نے لکھا ہے کہ اگر کسی گھوڑے کو پاؤں پر گہرا زخم آجائے تو آرنیکا Arnica یا لیڈم دیں- حضرت صاحب نے فرمایا میں دونوں کو ملا کر دیتا ہوں- کوئی کیل یا گہرا کانٹا چبھ جانے سے اگر ٹیٹنس کی علامات ہوں تو لیڈم کے ساتھ آرنیکا ملا کر دی جائے-

بچھو کا علاج حضرت صاحب نے فرمایا آرنیکا اور لیڈم سے بچھو کا علاج بھی کیا جاتا ہے- اس میں بھی تشنجی علامات ہوتی ہیں ۲۰۰ میں دونوں دوائیں ملا کر ۵ منٹ کے وقفے سے دیں- بعض لوگ نیٹرم میور Nat Mur بھی ملا کر دیتے ہیں- ہر قسم کے ڈنگوں کا علاج آرنیکا' لیڈم نیٹرم میور سے ہو سکتا ہے- پہلی دو خوراکیں ۵- ۱۰ منٹ کے وقفے سے دیں پھر تھوڑا انتظار کر کے اور خوراک دیں-

ایپو سائینم Aposynum انتڑیوں میں خون کا جاری ہونا Bleeding- نمایاں ورمیں ایپس Apis کی طرح- ملتی جلتی علامات ہیں- ایپس میں پیاس نہیں ہوتی- ایپو سائینم میں ناقابل برداشت پیاس ہوتی ہے- حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک میں نے تجزیہ کیا ہے ایپو سائینم جگر سے زیادہ تعلق رکھتی ہے- ملیریا کے پرانے مریض کا جگر خراب ہو جاتا ہے- ملیریا کے جراثیم کی عادت ہے کہ جگر میں اڈہ بناتے ہیں- اور جب وہ اپنا سرکل پورا کر لیتے ہیں تو ان جراثیموں کے سیل Cell ٹوٹ کر Toxin پیدا کر کے بخار چڑھاتے ہیں- بعض اوقات یہ جراثیم سالہا سال جگر میں بیٹھے رہتے ہیں جب تھکان کے بعد یا کسی اور وجہ سے جسم کی طاقت میں کمی آتی ہے تو اپنا اثر دکھا کر ملیریا بخار پیدا کر دیتا ہے- جگر کے بعد تلی کی باری آتی ہے- جب تلی پھولنی شروع ہو تو یہ ملیریا کی انتہائی نقصان دہ شکل ہوتی ہے- ایسے چہرے بالکل پیلے ہو جاتے ہیں- دیکھتے ہی پہچان لئے جاتے ہیں ایسے موقع پر ایپو سائینم کا استعمال کرنا چاہئے-

سی اے نو تھس Ceanothus

1 X سے لے کر 6X تک اگر X میں نہ ہو تو مدر ٹنکچر سے لے کر ایک قطرہ کو 10 قطرے پانی میں ملائیں تو 1X بن جائے گی- اگر کسی بچے کا سر بڑھ رہا ہو- چیخیں مارتا ہو اس کے لئے یہ دوا ہے- ایپس اس میں شفا کا موجب نہ بنتی ہو- بعض بچوں کے دماغ کے پردوں سے پانی رستا اور سر کو پھیلاتا جاتا ہے ایسی جگہ ایپو سائینم کام آتی ہے- میرے علم کے مطابق ایپس نے ایسے مریض کو کامل شفا نہیں دی- ایسے وقت میں سلیشیا Silicea بہت کار آمد ہوتی ہے-

ایپو سائینم Aposynum ٹائیفائڈ بخار کے بعد ایسی علامات کہ پیاس زیادہ ہو- خشک قبض ہو- برائیونیا Bryonia ذہنی هذیان کی علامت ہیں-

اینٹی مونیم ٹارٹ Antimomium Tart کا مزاج ایسا ہوتا ہے کہ بچہ دیکھنا بھی کسی کو گوارا نہیں کرتا- ایسے مریض کے پاس کسی کو عیادت کے لئے نہ بھیجیں اس سے مرض میں اضافہ ہو گا- جب بد خبر ملے یا حسد ہو تو دائیں طرف کا فالج ہو جاتا ہے- ایپس میلیفیکا- حسد کی جلن بڑی نقصان دہ ہوتی ہے لیلم ٹگ رینم Lilum Tigrinum- ہسٹریائی انداز- نبض آہستہ ہو جائے- ایپو سائینم میں بھی نبض آہستہ ہو جاتی ہے- اس کی پہچان کریں- ناجا Naja- سانپ کا زہر- اس کا دل پر اثر ہوتا ہے- نبض تیز ہو جاتی ہے- ناجا نبض تیز اور آہستہ دونوں میں اثر کرتی ہے- ایسے کیسز میں جب نبض صرف ۳۰ رہ گئی تھی ناجا نے اچھا اثر کیا ہے-

ایلنتھوس Ailanthus بخار کے بریک ڈاؤن کے وقت شروع میں سلفر ۲۰۰ اور ایکو نائیٹ ۲۰۰ اور پائیرو جینم ہفتے میں ایک دفعہ کافی ہے- بعض دواخانے لاکھ کی طاقت کو بھی شروع میں استعمال کرواتے ہیں- شروع میں دس پندرہ منٹ کے وقفے سے دو ڈوزیں دیں-

ہومیو پیتھی کی کتب ہومیو پیتھی کی مختلف کتب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے بتایا کہ بورک اینڈ ٹیفل Boric and Tefil کی میٹیریا میڈیکا اچھی کتاب ہے- یہاں انگلستان میں نیلسن کی کتاب ہے-

امریکن زیادہ تر اونچی پوٹنسیوں میں اور انگلش اکثر چھوٹی پوٹنسیوں میں دوا دینا پسند کرتے ہیں اچھی کتب میں ڈیومیز اور ایلن کی کتب شامل ہیں اگر میٹیریا میڈیکا لینی ہو تو کینٹ کی بہترین ہے فیرنگٹن بھی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے- ہندوستان کے کاشی رام نے سب کتب کو اکٹھا کر دیا ہے- انڈیا کی کتاب دی بوس بھی اچھی ہے- یہ کلکتہ کے ایک بنگالی صاحب ہیں ان سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیماری میں ملاقات ہوئی تھی اور حضرت صاحب کی بیماری آرٹیریو سیکلروسس کی دوائیں زیر بحث آئی تھیں-

کینٹ نے بھی بڑا واضح بیان دواؤں کا کیا ہے-

یادداشت کی دوائیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ یادداشت کو بہتر کرنے کے لئے کالی فاس مناسب ہے- اگر لمبی بیماری کے نتیجہ میں ہو تو ایلومینا اور سلفر بھی کار آمد ہیں- وہ مریض جن کے دماغ کو اچانک خون کی سپلائی بند ہو جانے سے یادداشت ختم ہو جائے اس کو دوبارہ جاری کر کرنے کے لئے سلفر بہت اچھی دوا ہے- سلفر ۳۰ سے لے کر C M تک دیں-

کینسر میں سلفر کو بہت اونچی پوٹنسی میں دینے سے فائدہ ہوا ہے- سلیشیا کو C.M میں-

ارجنٹم نائیٹریکم Argentum Nitric روزمرہ کی دوا ہے بچوں کو اسہال ہوں یا کھانا کھاتے ہی حاجت ہو- رات کو سوتے میں پاؤں کی بے چینی ہو- میٹھے کی زیادہ خواہش میں بھی اس کا استعمال ہے اور جہاں برعکس صورت ہو اور میٹھے کی بالکل خواہش نہ ہو وہاں بھی مفید ہے-

برائیونیا Bryonia پیاس بجھانے کے لئے- اعصابی کمزوری سے ایسا ہو تو اچھا اثر کرتی ہے-

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رقیہ خالد

تکبر نہ کریں

رقیہ خالد اپنی کتاب تکبر میں مزید کہتی ہیں۔ (کتاب بظاہر بچوں کے لئے لکھی گئی ہے اس لئے انہی سے خطاب ہے)

آپ نے کبھی تکبر اور غرور کیا ہے؟ ٹھیک ہے کبھی نہیں۔ ہم احمدی اور احمدی بچوں نے کبھی بھی اس موذی مرض کو سینے سے لگانے کی خواہش نہیں کی۔ ہم تو کسی کو اپنے سے کم تر نہیں سمجھتے ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ہر دعوت میں مسکین کو اپنے جیسا انسان سمجھتے ہوئے شریک کریں۔ ہم تو وہ ہیں کہ عید کے روز متعفن گلیوں سے گذر کر کم استطاعت والے لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کے ساتھ اپنی لائی ہوئی مٹھائی اکٹھے بیٹھ کر کھائیں۔ ہم تو خوشی محسوس کرتے ہیں کہ مالی حالت میں کمزور بھائیوں کے لئے بیوت الحمد تیار کریں۔

آپ اکثر غور کرتے ہوں گے کہ اخلاقی رنگ میں ہم دوسروں سے مختلف کیوں ہیں۔ بعض بچوں کے ذہنوں میں اس کا ٹھیک جواب بھی آگیا ہوگا ممکن ہے کہ بعض کے ذہن اس کے جواب سے قاصر ہوں۔ اس لئے کہ وہ ابھی بہت چھوٹے ہیں۔ (یہاں مصنفہ نے بچوں کے احمدی ہونے کا ذکر کیا ہے) آگے لکھتی ہیں کہ اس تمہید کے بعد ہر نبی کے دور میں متکبر لوگوں کا کردار کیا تھا اور ان کا انجام کیا ہوا اس پر روشنی ڈالوں گی۔

ا۔ یہ وہی گناہ ہے جس نے ابلیس کے لئے ہمیشہ لعنت مقدر کر دی۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر خلیفہ مقرر فرمایا تو فرشتوں سے مخاطب ہوا۔

"ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ یعنی فرمانبرداری کرو۔ اس پر انہوں نے فرمانبرداری کی مگر ابلیس نے نہ کی اس کا انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں یعنی انکار کرنے والوں میں سے تھا۔" پھر میں واضح کر دوں یہاں سجدہ سے مراد سچ مچ کا سجدہ نہیں سجدہ کا حق تو صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ سجدہ کا مطلب فرمانبرداری ہے۔ اب ابلیس نے فرمانبرداری سے انکار کیوں کیا خدا تعالیٰ ہی فرماتا ہے اس نے تکبر کیا یقیناً اسے یہ فخر تھا کہ انسان تو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور میں آگ سے پیدا ہوا ہوں۔ اس کے آگ سے پیدا ہونے نے اسے متکبر بنا دیا۔

اس کائنات میں تکبر کا یہ پہلا مظاہرہ تھا۔ جس نے ابلیس کو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے ہمیشہ کے لئے دھتکار دیا۔ بعد میں تکبر کا مظاہرہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے کیا اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہا۔

۲۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلایا۔ تو آپ کی قوم نے کہا یعنی اس پر ان بڑے لوگوں نے جنہوں نے اس کی قوم میں سے (اس کا انکار کیا تھا) اسے کہا کہ ہم تجھے اپنے جیسا ایک آدمی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سوائے ان لوگوں کے جو سرسری نظر میں ہم سے حقیر ترین نظر آتے ہیں کسی نے تیری پیروی (اختیار) کی ہو۔ اور ہم اپنے اوپر کسی قسم کی فضیلت نہیں دیکھتے۔ بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں تم جھوٹے ہو۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ ابلیس کو تکبر کی سزا کیا ملی تھی یہی کہ خدا تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے دھتکار دیا تھا۔ اب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا حال سنیں۔

جس پر بادل کے دروازے ایک جوش سے بہنے والے پانی کے ذریعے کھول دیئے اور زمین میں بھی ہم نے چشمے چھوڑ دیئے پس آسمان کا پانی زمین کے پانی کے ساتھ ایسی بات کے لئے اکٹھا ہو گیا جس کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ (یہاں قوم سیلاب کی نذر ہو گئی)

(ب) حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا۔ اے شعیب علیہ السلام ہم تجھ کو اور ان کو جو تجھ پر ایمان لائے ہیں۔ اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ انہوں نے لوگوں کو حضرت شعیب علیہ السلام کی اتباع سے بھی روکا۔ اور جو اس (شعیب علیہ السلام) کی قوم میں کافر تھے ان کے سرداروں نے کہا اگر تم شعیب علیہ السلام کی اتباع کرو گے تو نقصان پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ یہاں بھی لفظ تکبر استعمال ہوا ہے اس کے نتیجہ میں "پس ان کو ایک زلزلے نے پکڑ لیا۔ اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرنے کی حالت میں پڑے رہے۔ وہ جنہوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا تھا۔ (ایسے تباہ ہو گئے کہ) گویا وہ اس میں کبھی بسے ہی نہیں تھے"۔

دیکھا جو اوروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔ مخالفین نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے تکبر کو اس طرح توڑا کہ ان کا اپنے ملک میں کوئی نام و نشان نہ رہا۔

(ج)۔ جیسا کہ میں پہلے لکھ چکی ہوں رحمۃ للعالمین ﷺ کو ان کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہا "کیوں نہ یہ قرآن مکہ یا طائف کے کسی بڑے آدمی پر نازل ہوا" اس تکبر نے انہیں ظلم ڈھانے پر مجبور کیا آخر کار اس کا انجام کیا ہوا۔ کہ ابو جہل جیسا بڑا آدمی قوم کا سردار جب کہ اس کے دائیں بائیں تیر انداز کھڑے تھے۔ دو معصوم بچوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔ (یہ جنگ بدر کا واقعہ ہے) اور دوسرے سرکردہ لیڈروں کی لاشیں عبرت کا نظارہ پیش کر رہی تھیں۔ یہی فتح مسلمانوں کی آئندہ فتوحات کا پیش خیمہ بنی۔

(ج)۔ آپ نے فرعون کا نام تو سنا ہوا ہے ہمارے ہاں کسی متکبر انسان کے لئے فرعون کا لفظ کہنا ایک محاورہ بن چکا ہے۔ یہ شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں تھا۔ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا۔ بڑا ظالم تھا۔ یہ مردوں کو قتل کرا دیتا اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ مگر یہ اپنے مظالم میں بڑھتا ہی گیا۔ اور آخر خدا تعالیٰ نے اسے سمندر میں غرق کر کے اس کی لاش کو عبرت حاصل کرنے کے لئے محفوظ کر دیا۔ اہل ایمان یقیناً اس لاش کو دیکھ کو لعنتیں بھیجتے ہیں۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

نائیجیریا کے حکمران انتقالِ اقتدار کیلئے تیار ہیں

نائیجیریا کی آئینی کونسل کے افتتاحی اجلاس میں ملک کے فوجی حکمران جنرل سانی اباچا نے کہا ہے یہ کانفرنس اس تاریخ کا تعین کرے گی جب حکمران فوجی قیادت اقتدار سویلین حکومت کو منتقل کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کانفرنس میں کوئی تاریخ معین نہیں کرنا چاہتے تا کہ اس کانفرنس کی سفارشات پر اثر انداز ہونے کا الزام ہم پر عائد نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ انتظامیہ ہمیشہ کے لئے اقتدار میں نہیں رہنا چاہتی جیسا کہ بعض لوگ تبصرہ آرائیاں کر رہے ہیں۔ ہم جمہوریت کے سیدھے راستے پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور ہم ایک پرامن اور منظم ذریعے سے اقتدار چھوڑنا چاہتے ہیں۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ حکومت کی یہ کانفرنس دراصل اپنے اقتدار کو طول دینے کا ایک بہانہ ہے۔

اس کانفرنس میں نائیجیریا کے تمام صوبوں کے ۳۶۸ نمائندے شرکت کر رہے ہیں سوائے اوگونی کیونٹی کے جہاں پر بدامنی کی وجہ سے وہاں سے نمائندے نہیں آسکے۔ اس کانفرنس کے نمائندگان میں گزشتہ سال کے الیکشن (۱۲ جون ۱۹۹۳ء) کو کالعدم قرار دینے کے حامی اور مخالف دونوں شامل ہیں۔ اس الیکشن کے بارے میں بھاری اکثریت نے یہی دیکھا کہ حکومت کے مخالف مسٹر مشہود ابیولا جیت گئے۔ اس الیکشن کو منسوخ کرنے، اس کے بعد سیاسی پارٹیوں کو تحلیل کرنے اور نمائندہ اداروں کو ختم کرنے کے اقدامات نے نائیجیریا کو بحران میں دھکیل دیا۔ مسٹر ابیولا نے اس سال ۱۱ جون کو گزشتہ سال کے انتخابات کے نتائج کی بنیاد پر خود کو ملک کا صدر قرار دے دیا جس پر حکومت نے انہیں گرفتار کر لیا اور اب وہ غداری اور حکومت کے خلاف منصوبہ بندی کے الزام میں عمر قید کا سامنا کر رہے ہیں۔ دارالحکومت میں صورت حال کشیدہ رہی کیونکہ اپوزیشن نے اس کانفرنس کو حکمران فوجی طبقوں کی چال قرار دے کر مسترد کر دیا تھا۔

یاسر عرفات کے خلاف یہودیوں کی مہم

مسٹر یاسر عرفات نے جب یہ اعلان کیا ہے کہ وہ بیت المقدس جائیں گے اور مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کریں گے اس کے بعد سے یہودیوں نے ان کے بیت المقدس آنے کے خلاف خاص مہم شروع کر دی ہے۔ بیت المقدس کے میئر ایک انتہا پسند یہودی سیاسی جماعت لیکوڈ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے بیت المقدس کے ٹاؤن ہال میں یاسر عرفات کے خلاف ایک مہم کا آغاز کرتے ہوئے بتایا کہ مسٹر عرفات کے خلاف عالمی سطح پر یہودیوں سے مدد طلب کی جائے گی اور بیرونی ممالک میں مقیم یہودی بھی اس احتجاج میں حصہ لینے کیلئے بیت المقدس آئیں گے کیونکہ بیت المقدس سب یہودیوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔

اسرائیلی ریڈیو نے بتایا کہ کینیڈا کا ایک جمبو جیٹ ان یہودیوں سے پہلے ہی پر ہو چکا ہے جو اس لڑائی میں حصہ لینے کیلئے بیت المقدس جانا چاہتے ہیں۔ بیت المقدس کے میئر مسٹر اولمرٹ نے بتایا ہے کہ بیرونی یہودی اس مہم کے لئے چندہ دیں گے۔ مسٹر اولمرٹ نے کہا کہ مذہبی طور پر تو یاسر عرفات کا حق تسلیم کیا جا سکتا ہے لیکن دراصل وہ بیت المقدس آکر اس کو ایک سیاسی مسئلہ بنا دیں گے۔ اور اپنی آمد کو اپنے اس سیاسی مؤقف کے حق میں استعمال کریں گے کہ بیت المقدس فلسطینیوں کا ہے۔ تاہم مسٹر عرفات نے جنہوں نے مئی میں بیت المقدس کو یہودیوں کے قبضے سے آزاد کرانے کیلئے جہاد کا اعلان کیا تھا، ایسی کوئی علامت ظاہر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ٦

نہیں کی کہ وہ بیت المقدس آ رہے ہیں یا نہیں۔ فلسطینیوں کے خود مختار علاقے میں ان کی آمد بھی جولائی کے وسط سے پہلے قرار نہیں دی جا رہی۔ اسرائیل نے بیت المقدس کو ١٩٦٧ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اردن سے چھینا تھا۔

روانڈا

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے فرانس کی اس قرارداد کو منظور کر لیا ہے جس کے تحت روانڈا میں قتل عام بند کرانے اور امن قائم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی امن فوج بھیجنے کی منظوری دے دی گئی ہے یہ قرارداد صرف ایک ووٹ کی اکثریت سے منظور ہوئی ہے۔ قرارداد کی منظوری کے لئے کم از کم ٩ ووٹوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ اس قرارداد نے صرف ١٠ ووٹ حاصل کئے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اس کم تعداد میں ووٹ حاصل کرنا فرانس کے لئے شرمندگی کا باعث ہے۔ اس قرارداد کی رسمی منظوری سے پہلے ہی فرانس اپنے فوجی روانڈا کی طرف روانہ کر چکا ہے روانڈا کے باغی پیٹریاٹک فرنٹ نے فرانسیسی اقوام کی آمد کو اپنے ملک میں مداخلت قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ہم اس کی سخت مزاحمت کریں گے۔

جن ممالک نے اس مسئلے پر ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا ان میں ایک نیوزی لینڈ ہے جس نے کہا ہے کہ فرانسیسی فوج کی مداخلت سے یہاں پر صومالیہ جیسی صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ برازیل نے کہا ہے کہ فرانس کی فوجیں بھجوائے جانے سے یہاں پر امن کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔ فرانسیسی مندوب نے ان خدشات کو غلط قرار دیا ہے۔ سلامتی کونسل کا نیم دلانہ رویہ بتاتا ہے کہ وہ اس بارے میں خود اعتماد نہیں ہیں اور خطرہ ہے کہ فرانسیسی فوج کی یہ مہم کہیں ناکام نہ ہو جائے۔

ابیولا نے گرفتاری کیوں دی

ایک سال قبل نائیجیریا کا کالعدم جنرل الیکشن جیتنے والے مسٹر مشہود ابیولا خود کو ملک کا صدر قرار دینے کے ١١- دن بعد روپوش رہے۔ اس کے بعد وہ عوامی منظر پر ابھرے ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اور جلسہ ختم ہونے کے بعد ایک بہت بڑے ہجوم کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر واپس آئے۔ اس وقت وہ ایک کھلی جیپ پر سوار تھے۔ اور راستے کے دونوں طرف موجود عوام کی بڑی تعداد کو دیکھ کر ہاتھ ہلا ہلا کر مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔ یہ جلوس ان کے گھر تک ان کے ساتھ آیا۔ گھر آنے کے بعد وہ پھر روپوش نہیں ہوئے حالانکہ وہ آسانی سے ایسا کر سکتے تھے۔ وہ گھر بیٹھ گئے اور پولیس کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ حسب توقع ایک سو ٹرکوں پر سوار پولیس آئی اور ان کو گرفتار کر کے لے گئی۔ تاہم پولیس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور ان کو ان کا موبائیل ٹیلی فون استعمال کرنے کی اجازت دی چنانچہ انہوں نے بی بی سی اور دیگر ذرائع ابلاغ کو اپنی گرفتاری کی اطلاع دی اور ان کو انٹرویو بھی دیئے۔

سوال کیا جا رہا ہے کہ مسٹر ابیولا نے اپنی گرفتاری کیوں پیش کی؟ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر مسٹر ابیولا روپوش رہتے تو فوجی حکومت آسانی سے انہیں ایک طرف کر سکتی تھی۔ مگر اب ملک بھر میں اور دنیا بھر میں ان کی گرفتاری کے موضوع پر باتیں ہو رہی ہیں۔ اور ان کو ملک کا مسلمہ جمہوری رہنما قرار دیا جا رہا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ پولیس نے آپ سے برا سلوک تو نہیں کیا؟ اس پر مسٹر ابیولا غصے میں بولے "وہ میرے سر کے ایک بال کو ہاتھ تو لگا کر دیکھیں----" انہوں نے اپنا جملہ نامکمل چھوڑ دیا۔ لیکن ان کے نامکمل جملے کا مطلب واضح ہے۔ مسٹر ابیولا کی گرفتاری سے فوجی حکومت کا وہ منصوبہ ناکام ہوتا دکھائی دے رہا ہے جو انہوں نے اپنی مرضی کی جمہوریت دینے کے لئے طے کیا تھا۔ اس گرفتاری نے اس منصوبے کے کھوکھلے پن کو واضح کر دیا ہے اور موجودہ صورت حال میں سیاستدانوں میں سے کوئی بھی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ حکومت کے منصوبے میں شریک ہو جائے۔

شمالی کوریا کا انعام

شمالی کوریا کے صدر کم ال سنگ کو اپنے ملک کا ایٹمی پروگرام منجمد کرنے یا بالکل ہی ختم کر دینے کے عوض جو انعام ملے گا اس میں ایک اہم انعام یہ ہے کہ ان کو صدر امریکہ مسٹر بل کلنٹن سے ملاقات کا موقع ملے گا۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ تاہم یہ ملاقات خاصے لمبے وقفے کے بعد ہوگی۔ اس دوران شمالی کوریا کو اپنا اچھا کردار دکھانا ہوگا اور ایٹمی پروگرام کو منجمد کرنے کے بارے میں عالمی برادری کو مطمئن کرنا ہوگا۔

شمالی کوریا نے سابق صدر جمی کارٹر کے دورے کے بعد اگرچہ اس پر رضامندی ظاہر کر دی ہے کہ وہ اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کر دے گا تاہم بہت سے لوگوں کو اس اعلان کی صداقت پر اعتماد نہیں ہے۔ اس بارے میں جب تک عالمی معائنہ کاروں کو تسلی نہیں کرا دی جاتی اس وقت تک شمالی کوریا کے صدر مسٹر کم ال سنگ صدر کلنٹن سے ملاقات کا اعزاز حاصل نہیں کر سکیں گے۔

امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جب یہ تمام مراحل مکمل ہو جائیں گے تب صدر امریکہ جناب بل کلنٹن بڑی خوشی سے شمالی کوریا کے صدر مسٹر کم ال سنگ سے ملاقات کریں گے۔

ہانگ کانگ مذاکرات پھر ناکام

برطانیہ اور چین ایک بار پھر ہانگ کانگ کے معاملہ پر کسی نتیجے پر پہنچنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ یہ معاملہ دونوں ممالک کے درمیان دیر سے تصفیہ طلب چلا آ رہا ہے۔ تازہ مذاکرات کی ناکامی سے ان شکوک کو تقویت ملی ہے کہ بیجنگ، ہانگ گانگ کے گورنر کی اقتصادی اصلاحات میں کوئی ویٹو کرنا چاہتا ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ یہ ایک غیر معمولی صورت حال ہے۔ چین اور برطانیہ کا مشترکہ رابطہ گروپ سات سال پرانا تنازعہ ایک بار پھر حل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس معاملے کے حل میں بڑی رکاوٹ اس کالونی میں برطانیہ کی وہ زمینیں ہیں جو برطانیہ نے فوجی مقاصد کی خاطر حاصل کر رکھی تھیں۔ دونوں ملکوں کے باہمی سمجھوتے کے مطابق یہ جزیرہ ١٩٩٧ء میں چین کو واپس کر دیا جائے گا۔ اس دفعہ کی بات چیت کے ایجنڈے میں بھی دفاعی ضروریات کے لئے حاصل کی گئی زمینوں کا مسئلہ سرفہرست رہا۔ ان زمینوں کو برطانیہ کی حکومت کمرشل مقاصد کیلئے بیچنا چاہتی ہے جب کہ چین ایسا نہیں چاہتا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ امتہ الرحیم شاہدہ صاحبہ ربوہ کو چند ماہ سے گھٹنوں میں شدید درد رہتا ہے۔

○ مکرم چوہدری سراج دین صاحب کا مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب نے ساحل ہسپتال فیصل آباد میں گردے کا کامیاب اپریشن کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شرف دین صاحب چیمہ ربوہ مورخہ ٩٤-٧-١ کو وفات پا گئیں۔ آپ بفضل خدا موصیہ تھیں۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دفتر صدر عمومی میں قابل فروخت گاڑیاں

○ شیراڈ ڈیزل ماڈل ٩٠ء ری کنڈیشن ٩٤ء بہت اچھی حالت میں۔

○ ٹویوٹا کرولا ماڈل ١٩٧٦ء ری کنڈیشن ٧٩ء۔ خواہشمند دوست دفتر صدر عمومی سے رجوع کریں۔

(صدر عمومی)

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا) زہر باد دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ موثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ / ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: حرمین ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شاہدی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- کنری: راجہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال
- لیاقت پور: رحمان میڈیکل سٹور کچی منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور یٹو میڈیلیس (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 04524-771، 04524-212299 فیکس: 04524-211283

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 5- جولائی-1994ء
گرمی بدستور ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ ○ حکومت نے نواز شریف دور کی مبینہ بدعنوانیوں کے خلاف احتساب کا عمل شروع کر دیا ہے۔ وزیر داخلہ حکومت پاکستان نے "نواز شریف کی بددیانتیوں کی کہانی' مہران بینک کے چیکوں کی زبانی" کے عنوان سے دستاویزات جاری کر دی ہیں۔ نواز شریف اور ان کے خاندان کو قرضوں کی واپسی کے نوٹس جاری کر دئے گئے ہیں۔ یہ باتیں نصیراللہ خان بابر وزیر داخلہ پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں بتائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انکم ٹیکس اور دولت ٹیکس کے گوشواروں میں غلط اندراج کرنے والوں کے گوشواروں کی جانچ پڑتال کا اختیار ایف آئی اے کو دینے کے لئے قوانین میں ترمیم پر غور کیا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو آئرلینڈ کے تین روزہ سرکاری اور لندن کے دو روزہ نجی دورے کے بعد واپس اسلام آباد پہنچ گئی ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ قرضے معاف کرانے والوں میں میرے اور نواز شریف کے خاندان کا کوئی فرد شامل نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مہران بینک سے قرضے لینے والوں کے کوائف ان کی سیاسی وابستگیوں کے ساتھ شائع کئے جائیں تاکہ ایسے پردہ نشینوں کے نام ظاہر ہو جائیں جنہوں نے بینک سے کروڑوں روپے لئے اور ہضم کر گئے۔

○ سوئی گیس کے نرخوں میں ۲ سے ۸ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ صارفین کو ہر ماہ گیس کے بل بھجوانے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ گیس کے نرخوں میں یہ اضافہ سوئی گیس پر عائد ایکسائز ڈیوٹی سو فی صد بڑھانے کے بعد کیا گیا ہے۔ جس کا اعلان بجٹ میں کیا گیا تھا۔ اس عمل سے گھریلو اور کمرشل دونوں صارفین متاثر ہوں گے اور بجلی کی قیمتوں پر بھی اثر پڑے گا۔

○ آزاد کشمیر کے نکیال اور لیپا سیکٹروں میں بھارتی فوج نے حملے کئے جس سے درجنوں مکان تباہ ہو گئے اور ایک مسجد بھی شہید ہو گئی۔ لیپا سیکٹر کے ۸ دیہات پر مسلسل بھارتی گولہ باری سے وسیع علاقے میں معمول کی زندگی ختم ہو گئی ہے۔ مختلف دیہات میں ۱۴۔ شہری شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے سیکرٹری جنرل حامد الغابد نے افغانستان میں دوبارہ امن کے قیام کے لئے امن منصوبے کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ اور افغان لیڈروں کی کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ نے بھی نیا "امن منصوبہ" شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے بتایا ہے کہ اسلامی کانفرنس کے ساتھ مل کر یا علیحدہ قیام امن کے لئے کوششیں کی جائیں گی۔ حامد الغابد نے کہا ہے کہ وہ قیام امن تک علاقے میں رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ افغان لیڈر امن کے قیام میں سنجیدہ ہیں۔ اور متعدد لیڈروں نے انہیں تعاون کا یقین دلایا ہے۔

○ گستاخ رسول کے قانون میں ترمیم کے فیصلہ کے خلاف لاہور کے بعض علاقوں کے علاوہ فیصل آباد میں مکمل ہڑتال رہی۔ اور سارا دن شہر میں احتجاجی جلوس نکلتے رہے۔ ٹائر جلا کر سڑکیں بند کر دی گئیں۔ علماء نے اپنی تقریروں میں کہا کہ گستاخ رسول کو موقع پر ہی جہنم واصل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنی تقریروں میں مطالبہ کیا کہ وزیر قانون کو برطرف کیا جائے۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ بابر نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ نواز شریف، ان کی فیملی اور دوستوں کو مہران بینک سے ۲۰ کروڑ کا قرضہ دیا گیا۔

○ فلسطین کی تنظیم آزادی کے سربراہ یاسر عرفات نے تجویز پیش کی تھی کہ بیت المقدس اسرائیل اور فلسطین کا مشترکہ دارالحکومت ہو لیکن اسرائیل نے یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔

○ بھارت کے روزنامہ ٹریبیون نے لکھا ہے کہ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں ایسے مظالم کر رہی ہے جن کا ذکر بھی روح کو تڑپا دیتا ہے۔ اخبار کے مطابق پاکستان نے نہ صرف بین الاقوامی فورم پر بھارت کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں کامیاب پروپیگنڈہ کیا ہے بلکہ وادی میں حریت پسندوں کی مختلف تنظیموں کو مالی' اخلاقی اور جنگی سازو سامان کی امداد کا سلسلہ بھی نہایت خاموشی سے جاری رکھا ہوا ہے۔

○ طوفانی بارش نے جھنگ اور تونسہ میں تباہی مچا دی۔ چناب کا پانی جھنگ میں داخل ہو گیا سڑکیں زیر آب آگئیں اور کئی مکان گر گئے۔ ٹیلی فون کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ چناب کے رخ موڑنے سے حفاظتی بند کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ دینہ کے قریب بھی جی ٹی روڈ پر پانی بہہ رہا ہے۔

○ آزاد کشمیر پیپلز پارٹی نے عبوری حکومت کی نگرانی میں نئے انتخابات کا مطالبہ کیا ہے۔

○ میر مرتضی بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل ضیاء کی آمریت کے خلاف مزاحمت کرنا میرا حق تھا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ "جنگ نہیں چاہتے" کی رٹ ہمیں جنگ سے بچا نہیں سکتی۔ ہم ڈرتے رہے تو بھارت ضرور حملہ کر دے گا۔ لیکن بینظیر اور نواز شریف وہی کریں گے جو امریکہ کہے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران لوٹ مار کر رہے ہیں۔ ہر مالی سکینڈل میں دونوں سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کے نام ہیں۔

○ جمیعت علمائے اسلام (ف) گروپ کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ اس وقت اسلام اور علمائے کرام کے خلاف مخصوص لابی کام کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے جمیعت علمائے اسلام کے کارکنوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے عورت کی حکمرانی قبول نہیں کی بلکہ اسے صرف برداشت کر رہے ہیں

○ پولیس نے سرگودھا کے ایک دینی مدرسہ کے دو اساتذہ سے دستی بم برآمد کر کے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے ذریعے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان افہام و تفہیم کا پلیٹ فارم فراہم کر دیا گیا ہے۔ اب فریقین کو کشمیر جیسے قومی امور پر مفاہمت کے لئے آگے بڑھنا چاہئے۔

○ ایک امریکی صحافی نے بتایا ہے کہ اسرائیل ہائیڈروجن بم کی تیاری میں بھارت کی مدد کر رہا ہے۔ اور ایٹمی عدم پھیلاؤ کی علاقائی کانفرنس میں شرکت سے بھی اس نے بھارت کو منع کر دیا ہے۔ یہ اس نے اس لئے کیا ہے کہ اسے خود اپنے ایٹمی پروگرام پر دباؤ کا خطرہ ہے۔

○ واپڈا کی نج کاری کے لئے عالمی بینک نے ۲۳۰ ملین ڈالر قرضے کی منظوری دے دی ہے جس سے ڈی ریگولیشن کا عمل جلد شروع ہو جائے گا اور واپڈا کو کارپوریشن میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

○ بیت المقدس میں پولیس سے دائیں بازو کے حامیوں کے تصادم کے بعد متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے۔